بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل
روزنامہ
ربوہ
بروز جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۵ شعبان ۱۳۹۲ھ ۔ ۵ اخاء ۱۳۵۱ ہش ۔ ۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۲۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا ایک ایسی چیز ہے جس سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے

مگر اسکے لئے ضروری ہے کہ انسان ہمت نہ ہارے اور استقلال کیساتھ دعاؤں میں لگا رہے

"جب ایک شخص سچا مسلمان بن جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ پر پورا ایمان لاتا ہے اور اپنے اعمال کو اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کے ماتحت کر لیتا ہے وہ یقیناً یقیناً ان وعدوں کو پورا پاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلص اور مومن بندوں سے کئے ہیں۔ وہ اپنی جان پر اُن وعدوں کو پورا ہوتا ہوا پاتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ سچا مسلمان بننا ہی تو مشکل ہے۔ سچا مسلمان بننا اور اُونٹ کا سُوئی کے ناکے سے نکلنا ایک ہی بات ہے۔ جبتک یہ نفس اُونٹ کی طرح موٹا ہے یہ اس میں سے نکل نہیں سکتا۔ لیکن جب دُعا اور تضرّع کیساتھ نفس کو مار لیتا ہے اور وہ جسم جو عارضی طور پر اسپر چڑھا ہوا ہوتا ہے دُور ہو جاتا ہے تو یہ لطیف ہو کر اس میں سے نکل جاتا ہے۔ اسکے لئے ضرورت ہے دُعا کی۔ پس ہر وقت دُعا کرتا رہے۔ کیونکہ دُعا تو ایک ایسی چیز ہے جو ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے۔ دُعا کیساتھ مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ لوگوں کو دُعا کی قدر و قیمت معلوم نہیں وہ بہت جلد ملول ہو جاتے ہیں اور ہمت ہار کر چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ دُعا ایک استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے۔ جب انسان پُوری ہمت سے لگا رہتا ہے تو پھر ایک بدخُلقی کیا ہزاروں بدخُلقیوں کو اللہ تعالیٰ دُور کر دیتا ہے اور اُسے کامل مومن بنا دیتا ہے لیکن اسکے واسطے اخلاص اور مجاہدہ شرط ہے جو دُعا ہی سے پیدا ہوتا ہے۔

یاد رکھو۔ نری بیعت سے کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس رسم سے راضی نہیں ہوتا جبتک کہ حقیقی بیعت کے مفہوم کو ادا نہ کرے اُسوقت تک یہ بیعت بیعت نہیں نری رسم ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ یعنی تقویٰ اختیار کرو۔ قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو اور اسپر تدبّر کرو اور پھر عمل کرو کیونکہ سُنّت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرے اقوال اور باتوں سے کبھی خوش نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اسکے احکام کی پیروی کی جاوے اور اسکے نواہی سے بچتے رہو" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۰۲)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۴ ر اخاء ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کمر میں درد کی وجہ سے بے چینی اور ضعف کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۴ ر اخاء ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ دو تین روز طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز رہی ہے آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دُعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو اپنے فضل سے کامل صحت دے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

میری بیٹی عزیزہ امۃ السمیع راشدہ سلمہا کی تقریب رخصتانہ آج ۴ ر اکتوبر ۱۹۷۲ء کو بعد نماز عصر منعقد ہو رہی ہے۔

مخلص بھائیوں اور بہنوں سے دعا کی درخواست ہے کہ بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

عزیزہ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقف زندگی عزیزم منصور احمد صاحب، عمر شاہد مبلغ سلسلہ سے پڑھا تھا۔

خاکسار خادم ابوالعطاء

خاکسار کے دو بیٹے عزیزم پروفیسر عبدالوہاب خان صاحب انجینئر بذریعہ کار انقرہ سے اور عزیزم ڈاکٹر عبدالمنان خان صاحب آف اٹامک انرجی برازیل سے امریکہ اور پھر وہاں سے پاکستان کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت ہر دو کیلئے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں سفر و حضر میں اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور بخیریت صحت و سلامتی کے ساتھ واپس لائے۔ آمین

ملک عبدالمالک خان سیکرٹری مال حلقہ سول لائن
۴۳ عبدالکریم روڈ قلعہ گوجر سنگھ لاہور

خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کا افتتاح ۵ ر اکتوبر ۱۹۷۲ء بروز جمعرات ۱۱ بجے قبل دوپہر فرمائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

مقامِ اجتماع تعلیم الاسلام کالج کے جنوبی جانب کا میدان ہے۔

زائرین کرام گیارہ بجے تک پنڈال میں تشریف لے آئیں۔

خدام پروگرام کے مطابق مقام اجتماع میں سات بجے صبح پہنچ جائیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ راخاء ۱۳۵۱ھش

قوم پر ابتلاء کا وقت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲ رماہ تبوک کو جو اہم خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا، وہ الفضل یکم اخاء میں شائع ہو کر احباب جماعت تک پہنچ چکا ہے۔ اس خطبہ میں حضور نے ملک کی سلامتی اور استحکام کے لئے خاص طور پر دُعائیں کرنے اور صدقات دینے کی تحریک فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"ہمارے مُلک کے موجودہ حالات ہر صاحب فراست کے دل میں تشویش پیدا کر رہے ہیں۔ اندرونی دشمن دشمنی کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں اور بیرونی دنیا کا ایک بڑا حصہ بھی . . . . ہمارا دشمن ہے جو عجیب شاطرانہ چالوں اور دجالانہ منصوبوں سے ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا رہتا ہے . . . . .

اس وقت قوم پر ایک ابتلاء کا وقت ہے، دُعاؤں اور صدقات سے ابتلاء دُور ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے آپ دُعا کریں اور استحکام پاکستان کے لئے جس حد تک ممکن ہو صدقات بھی دیں۔ . . . . یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ملک کے (سب) باشندوں کو بھی دعا کرنے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔" (الفضل یکم اکتوبر ۱۹۷۲ء)

اس خطبہ کے بعد ۲۹ رتبوک (ستمبر) کو حضور نے جو خطبہ جمعہ دیا اس میں پھر حضور نے اُن خطرات کا ذکر فرمایا ہے جو اس وقت ہمارے وطنِ عزیز کو درپیش ہیں اور بتایا کہ دشمن ہمارے ملک کو تباہی کی آگ کی طرف لے جانے کی کوشش کر رہا ہے اور اس کے منصوبے اپنی انتہا کو پہنچ چکے ہیں۔ حضور نے قرآن پاک کی آیات کی روشنی میں بتایا کہ ان حالات میں ہم سب کا یہ اولین فرض ہے کہ ہم حبل اللہ کو مضبوطی سے تھام لیں ہر طرح کے تفرقوں سے بچتے ہوئے متحد اور یک جان ہو جائیں اور تقوی اللہ سے کام لیتے ہوئے دعاؤں میں لگ جائیں اور دوسرے اہلِ وطن کو بھی توجہ دلائیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے اور اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کے ساتھ اس آگ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کریں، تاکہ نہ صرف یہ کہ ہمارا ملک ہر قسم کی تباہی و بربادی سے بچا رہے بلکہ وہ خدا کی غیر محدود رحمتوں اور برکتوں سے بھی وافر حصہ پائے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک مومن کیلئے تو دُعا ہی اس کا اوڑھنا اور بچھونا ہے۔ خوشی اور آسائش کے زمانہ میں بھی اس کا سرِ نیاز اپنے مولا کے حضور سجداتِ شکر بجالانے کے لئے جُھکا رہتا ہے اور جب کوئی مشکل یا ابتلاء کی صورت پیش آتی ہے تو بھی وُہ خدا تعالیٰ کی طرف ہی رجوع کرتا ہے اور اس امر پہ کامل ایمان رکھتا ہے کہ ہماری تدابیر اور ہمارے اختیار کردہ اسباب کوئی قیمت و حیثیت نہیں رکھتے۔ اگر ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت شاملِ حال نہ ہو۔ یہی وہ حقیقی مومنانہ روح ہے جس کی قرآن پاک ہر مومن سے توقع رکھتا ہے۔ ایک مومن جب قرآن کریم میں یہ وعدۂ الٰہی پڑھتا ہے کہ:۔

"اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ" (البقرہ)

کہ جب بھی کوئی دُعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دُعا قبول کرتا ہوں۔ تو اس کا دِل اس مژدہ جانفزاء کو سُنکر بلیوں اُچھلنے لگتا ہے اور اس کی روح اپنے مولا کو پکارنے کے لئے بے قرار ہو جاتی ہے اور وہ دُعا اور فقط دُعا ہی میں سچی سکینت اور اطمینان پاتا ہے۔ گو وہ دُنیوی تدابیر کو بھی فراموش نہیں کرتا لیکن اس کا اصل توکل اور بھروسہ خدا ہی پر ہوتا ہے۔ اس زمانہ کے مامور نے بھی خصوصیت کے ساتھ ہمیں دُعا کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"دُعا کی مثال ایک چشمۂ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپکو سیراب کر سکتا ہے۔ جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی، اسی طرح مومن کا پانی دُعا ہے جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ . . . . دُعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اُسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب مومن کی دُعا میں پُورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کو بھی اس پر رحم آ جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کا متولی ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۵۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ رتبوک میں (جو ابھی شائع نہیں ہوا) جو آیات تلاوت فرمائیں، اُن میں یہ آیت بھی شامل ہے کہ:۔ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا (آل عمران) یعنی اے مومنو! تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ گئے تھے مگر خدا نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ دعا اور رجوع الی اللہ کے نتیجہ میں عین آگ کے عین کنارے پر پہنچنے کے باوجود مومنوں کو بچا لیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی ایک الہام ہے کہ:۔ "آگ سے ہمیں مت ڈراؤ۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔" اس الہام کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مدت کا میرا الہام ہے کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ یہ ویسے ہی ہے جیسے حدیث شریف میں آیا ہے کہ بعض بہشتی بطور سیر دوزخ کو دیکھنا چاہیں گے اور اس میں اپنا قدم رکھیں گے تو دوزخ کہے گی کہ تُو نے تو مجھے ٹھنڈا کر دیا یعنی بجائے اسکے کہ دوزخ کی آگ اسے جلاتی خادموں کی طرح وہ آرام دِہ ہو جائیگی . . . غلاموں کے غلام کے بھی یہی معنے ہیں کہ جو شخص ہم سے ایسا تعلق اور جوڑ پیدا کرتا ہے جو کہ صدق و وفا کے تعلقات کے ساتھ حد سے تجاوز ہوا ہو اور کسی قسم کی بُرائی اور دُوئی اس کے رگ و ریشہ میں نہ پائی جاتی ہو اُسے وہ (آگ) ہرگز کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص۴۹)

حضور علیہ السلام کے الہام اور مندرجہ بالا ارشاد سے واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کی جماعت سے آگ سے بچانے کا خصوصی وعدہ کر رکھا ہے لیکن یہ وعدہ الٰہی تبھی پورا ہوتا ہے جبکہ ہم ایسا تعلق اور جوڑ پیدا کریں کہ کوئی دُوئی اور جُدائی باقی نہ رہے اور یہ تعلق صرف اسی صورت میں پیدا ہو سکتا ہے کہ ہم حضور علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق یہ سمجھ لیں اور عملی رنگ میں اس یقین پر قائم ہو جائیں کہ "دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۵۱)

خدا کرے کہ وہ ہمیں ایسی دُعائیں کرنے کی توفیق عطاء فرمائے جو اسکے حضور مقبول ہوں اور جس کے نتیجہ میں ہمارا وطنِ عزیز ہر مصیبت اور ابتلاء سے محفوظ رہے اور دشمنانِ پاکستان کی بھڑکائی ہوئی آگ پاکستان کے لئے گلزار بن جائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیام آیا ہے بطحا کی سرزمیں سے مجھے

نکلنے دیتی نہ تھی تیرگی کہیں سے مجھے
نشانِ راہ ملا ایک مہ جبیں سے مجھے

میں فرشِ خاک پہ ہوں عرش پر نظر ہے مری
ملا یہ مرتبہ اِک بوریا نشیں سے مجھے

ہمارا مہدیٔ معہود سے سلام کہو
پیام آیا ہے بطحا کی سرزمیں سے مجھے

جہاں تمام ہو معمورۂ درود و سلام
اشارہ کرتا ہو جیسے کوئی کہیں سے مجھے

زمانہ ساتھ چلے میرا ہمنوا ہو کر
جو دیکھ لے وہ کبھی چشمِ دُوربیں سے مجھے

جہاں جہاں بھی شہیدوں کا خُوں بہا تا ہے
سلامتی کا پیام آ گیا وہیں سے مجھے

(عبد المنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعتِ اسلام کے ذرائع

دورِ اوّل اور ثانی میں اشاعت کا ایک جائزہ

جناب مولوی محمد منور صاحب فاضل سابق مبلغ مشرقی افریقہ

اسلام ایسا دین ہے جو انسانی ذات کی پھیلنے کی تمام استعدادیں رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کا ضامن اور اس کا حامی و مددگار ہے اس کی تعلیم انسانی فطرت کے مطابق اور انسانی پیدائش کی غرض کو آسان ترین طریق پر پورا کرنے والی ہے۔ انسانی عقل اس سے رہنمائی حاصل کرتی اور انسانی روح اس سے جلا پاتی ہے۔ اسلام کی کتاب قرآن مجید ہے جو خدائی قدرت و علم کا بے نظیر مرقع اور اس کی جلالی و جمالی صفات کا آئینہ دار ہے۔ اسلام کے بانی صلی اللہ علیہ وسلم نسل انسانی کے دائمی راہبر اور خدائی صفات کے مظہر کامل ہیں۔ آپ نے اپنے قول و فعل سے اسلامی تعلیم کی بہترین تشریح فرمائی اور کسی پہلو تشنۂ تکمیل نہ چھوڑا۔

دعویٰ نبوت فرمانے کے بعد جب مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت پیدا ہو گئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی اخلاقی روحانی تربیت شروع فرمائی۔ اور اسلام کی اشاعت کے رازوں سے انہیں آگاہ کیا۔ آپ کے لائق شاگرد ان باتوں کو سنتے۔ یاد کرتے اور ان پر عمل کرتے اور خدائی نصرت و تائید کے نتیجہ میں مسلمانوں کا گروہ روز بروز بڑھتا گیا۔ مکی زندگی میں صبر و استقامت کا سبق پڑھایا گیا۔ صحابہؓ ماریں کھاتے مگر ان کے پائے استقلال میں لغزش نہ آتی۔ ان کے جسم دشمنوں کے ستم سہتے۔ مگر ان کی زبانیں خدائے واحد توحید کا اعلان کرتی رہتیں۔ یہ سبق اتنا اہم اور بنیادی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی اور معیت میں صحابہؓ نے اسے کئی سال تک دہرایا۔ جب صحابہؓ میں ایمانی اور عملی پختگی پیدا ہو گئی اور صبر و تحمل پر مداومت کی وجہ سے وہ بلند حوصلگی خود اعتمادی۔ راست گفتاری اور دیانت و امانت ایسے اعلیٰ اخلاق سے مزین ہو گئے تو انہیں دوسرا سبق پڑھایا گیا۔ وہ سبق گھر بار سے ہجرت کا تھا۔ خدا تعالیٰ سے اور اس کے دین سے انہیں ایسی وابستگی ہو گئی تھی کہ وہ برضاء و رغبت مکہ مکرمہ چھوڑ کر حبشہ چلے گئے۔

اس کے بعد یثرب کی طرف ہجرت کی باری آئی۔ مومنین جذبۂ قربانی سے سرشار ہو کر اپنے املاک و اموال سے جدا ہو گئے اور ایسے جدا ہو گئے کہ ان میں سے بہتوں نے اپنی باقی عمر پردیس ہی میں گذار دی۔ اس قربانی میں عورتیں بھی مردوں کے دوش بدوش رہیں اور جان نثاری کے زندہ جاوید نمونے دکھائے۔

مدینہ منورہ جاکر اشاعتِ اسلام کی مساعی میں تیزی اور وسعت پیدا ہو گئی۔ اسلئے جماعتِ مومنین کی از سرِ نو تنظیم کی ضرورت پیش آئی جہاں بنیادی چیز مسلمانوں کی باہمی مودت و محبت تھی اگر وہ ارتباط و ائتلاف میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کا نظارہ پیش نہ کرتے تو دشمن ان کی صفوں میں انتشار پیدا کر دیتا اور اندرونی چپقلش و خلفشار دشمن کے بیرونی حملہ سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار میں باہمی تعلق اخوت پیدا کرنے کا یہ مثالی طریق اختیار فرمایا کہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے آنے والے ایک مسلمان کو مدینہ طیبہ میں رہنے والے ایک مسلمان کے سپرد کیا اور اسے اسکی امداد اور نگہداشت کا ذمہ دار قرار دیا۔ تو اس کے بعد جانی قربانی کا نمبر آیا اور اسلام کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کو میدانِ جنگ میں جام شہادت پینا پڑا۔ جنگوں میں مالی قربانی کا معیار بھی خاصہ بلند ہو جاتا ہے۔ کفار کے جوں جوں تعداد اور قوت میں بڑھتے جاتے تھے مسلمانوں جان بازی اور سرفروشی کا جذبہ بھی اسی نسبت سے بڑھتا جاتا تھا اور ہر معرکہ کے وقت دشمن یہ محسوس کرتا کہ اس کی طاقت کم اور مسلمانوں کی طاقت مقابلتاً زیادہ ہے۔

اس دوران میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تعلیم کی طرف متوجہ فرمایا اور کفار میں سے خواندہ قیدیوں کو مسلمانوں کی تعلیم کا حکم دیا۔ تاکہ وہ باطنی علم کے ساتھ ساتھ ظاہری علم سے بھی مستفید ہوں۔ پھر جب ضرورت پیش آتی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کو مربی اور معلم کے طور پر دوسرے قبائل میں بھجواتے جو انہیں قرآن مجید سکھاتے اور اسلامی تعلیم کے عملی پہلوؤں سے آگاہ کرتے اسلامی معاشرہ کو پاکیزگی اور طہارت کی بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے ارشاداتِ ربانی کی تعمیل میں پردہ کا حکم دیا گیا۔ مردوں کو ارشاد تھا کہ زنان خانہ میں بغیر اجازت داخل نہ ہوں اور عورتوں کو ہدایت تھی کہ گھر سے باہر آتے وقت اپنی ظاہری اور جسمانی زینت کو چھپا لیں۔ عورتوں اور مردوں کو غض بصر کا تاکیدی ارشاد تھا تاکہ نظریں پاک رہیں اور دلوں کو پاکیزہ رکھیں۔

عبادات اور دعاؤں میں صحابہؓ کو خاص شغف ہو گیا تھا۔ سید الصادقین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نمونہ اس لحاظ سے بھی بے نظیر اور حیران کن تھا۔ میدانِ جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت الحاح اور زاری سے دعائیں کرتے اور یہ والہانہ دعائیں مخالف حالات میں نصرتِ الٰہی کو زمین پر کھینچ لاتیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس نمونہ پر بھی فدائیانہ شان کے ساتھ عمل کیا اور بعض وقت جب دشمن ان کو شہید کرنے کا فیصلہ سناتا تو اس وقت بھی وہ نوافل کی اجازت طلب کرتے اور جلاد کی تلوار گرنے سے چند لمحات قبل بھی ان کو عبادت میں یکسوئی حاصل ہو جاتی تھی۔

جب جنگوں سے فراغت ہوئی اور عرب میں امن و صلح کی فضا پیدا ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوسی فرمانرواؤں کو تبلیغی مکتوب روانہ فرمائے اور انہیں اسلام کی طرف بلایا گویا دعوت نبوت سے لے کر وفات تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشاعت اسلام میں مصروف رہے اور اس کے لئے اندرونی اور بیرونی تمام ذرائع اختیار فرمائے۔ دعوت الی الاسلام میں نہ عربی و عجمی کا امتیاز تھا نہ غریب اور امیر کا۔ مشرکوں اور بت پرستوں سے بھی تبادلۂ خیالات فرمایا اور یہودیوں اور عیسائیوں سے بھی مذہبی بحث فرمائی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلفائے راشدین نے اشاعت اسلام کے لئے مساعی جاری رکھیں۔ بعد ازاں جب مسلمانوں کی کمزوری اور دنیاداری کے باعث خلافت راشدہ کا بابرکت نظام ختم ہو گیا تو مسلمان انفرادی طور پر اشاعتِ اسلام کے فریضہ میں مصروف رہے گذشتہ تیرہ صدیوں میں ہر ملک اور طبقہ کے مسلمانوں نے اپنے رنگ میں اسلام کو دوسروں تک پہنچانے کا کام کیا اور انہی مساعی کا نتیجہ ہے کہ آج اسلام کے نام لیوا دنیا کی کل آبادی کا چھٹا حصہ ہیں۔ بعض لوگوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خواب میں دکھائی دئے اور ارشاد فرمایا کہ فلاں ملک میں جاکر کفر و شرک کو مٹائیں اور اسلامی توحید پھیلائیں۔ علمائے ربانی اور اولیاء نے تائید ایزدی سے عقلی و روحانی دلائل اور معجزات و کرامات سے لوگوں کے قلوب میں اسلام کا نمونہ پیدا کیا نیک دل مسلمان فرمانرواؤں نے حسن اخلاق اور اچھے برتاؤ سے غیر مسلم رعایا کو اسلام کے لئے فتح کیا۔ مسلمان تجار نے اپنے کاروبار کے سلسلہ میں شہروں اور بستیوں کا رخ کیا اور اپنے کام کیساتھ ساتھ اسلام کی پاکیزہ تعلیم بھی بے دھڑک پھیلاتے رہے اور بستیوں کی ہدایت کا موجب بنے۔ ظاہر طور پر ادنیٰ اور پسماندہ اقوام نے اس نئے دین کی تعلیم غلاموں اور لونڈیوں کے لئے خاص جاذبیت رکھتی تھی اور وہ اسے ایک گوہر نایاب سمجھتے ہوئے اسی کے ہو رہے۔ مسلمان قیدیوں نے اپنے قید خانہ کے ساتھیوں کو اسلام کی بے مثال تعلیم سے روشناس کرایا اور انہیں کفر و شرک اور توہمات و بد رسومات کے بندھنوں سے آزاد کر دیا عورتوں نے اپنے خاوندوں کو اسلام قبول کرنے کی ترغیب دلائی اور اپنے بچوں کو اسلام پر قربان ہونے کا سبق ذہن نشین کر دیا اور وہ ساری عمر اسلام کے جاں نثار سپاہی بن کر اسلام کی اشاعت میں کمربستہ رہے۔

ٹامس آرنلڈ نے انیسویں صدی عیسوی کے آخر میں ایک کتاب
THE PREACHING OF ISLAM
لکھی ہے اس میں انہوں نے اسلام کی گزشتہ صدیوں کی تاریخ پر نظر ڈالی ہے اور ثابت کیا ہے کہ اسلام اپنی تعلیم کی عمدگی، مسلمانوں کے ہمدردانہ سلوک اور اسلامی معاشرہ کی بہتری کی وجہ سے پھیلا ہے انہوں نے تاریخی شواہد پیش کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اسلام کی اشاعت تلوار یا جنگ کی مرہون منت نہیں اور اگر کہیں مسلمانوں نے سختی اور تشدد سے کام لیا ہے تو وہ اسلامی تعلیم سے ناواقفیت یا دوری کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ اسلام اور بانیٔ اسلام نے کہیں بھی دین میں جبر کی اجازت نہیں دی بلکہ اس سے واضح الفاظ میں روکا ہے اور صاف ہدایت دی ہے کہ لوگوں کو حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ اسلام کی طرف بلایا جائے۔ اور ان سے اچھے رنگ میں اور معقول و مضبوط دلائل پیش کر کے مذہبی گفتگو کی جائے۔ اس کتاب کے تیسرے ایڈیشن کے صفحہ ۴۱۲ پر وہ لکھتے ہیں۔

"THUS FROM THE VERY BEGINNING, ISLAM BEARS THE STAMP OF A MISSIONARY RELIGION THAT SEEKS TO WIN THE HEARTS OF MEN, TO CONVERT THEM AND PERSUADE THEM TO ENTER THE BROTHERHOOD OF THE FAITHFUL, AND AS IT WAS IN THE BEGINNING, SO HAS IT CONTINUED TO BE UP TO THE PRESENT DAY."

صفحہ نمبر ۴۲۶ پر آرنلڈ صاحب لکھتے ہیں کہ اگرچہ بہت سے لوگوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اسلام کی روحانی قوت سیاسی طاقت کے بغیر نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی تاہم ایسا خیال درست نہیں بلکہ اس کے برعکس یہ نظر آتا ہے کہ جب مسلمان سیاسی طاقت اور مادی ترقی سے محروم ہو گئے تو ان میں ایسی لطیف روحانی صفات ابھر آئیں جو تبلیغی کاوشوں کی جان ہوتی ہیں۔ پھر صفحہ ۴۲۷ پر اسی ضمن میں لکھتے ہیں۔

"ISLAM HAS LEARNT THE USES OF ADVERSITY AND SO FAR FROM A DECLINE IN WORLDLY PROSPERITY BEING A PRESAGE OF THE DECAY OF THIS FAITH IT IS SIGNIFICANT THAT THESE VERY COUNTRIES THAT HAVE BEEN LONGEST UNDER CHRISTIAN RULE SHOW THEMSELVES MOST ACTIVE IN THE WORK OF PROSELYTISING THE INDIAN AND MALAY MUHAMMADANS DISPLAY A ZEAL AND ENTHUSIASM FOR THE SPREAD OF THE FAITH. WHICH ONE LOOKS FOR IN VAIN IN TURKEY OR MOROCCO,

یعنی اسلام مصائب کے فوائد سے آگاہ ہے اس لئے دنیوی ترقی کا زوال اس مذہب کے زوال کی علامت نہیں۔ بلکہ یہ امر نمایاں طور پر نظر آ رہا ہے کہ جو مسلمان ممالک بہت لمبے عرصے تک عیسائی حکومت کے ماتحت رہے ہیں وہ لوگوں کو مسلمان بنانے میں پیش پیش ہیں۔ ہندوستانی اور ملائی مسلمان اسلام کی اشاعت کے لئے اس جذبہ اور شوق کا اظہار کر رہے ہیں جس کی ترکی اور مراکش میں تلاش عبث ہے

اشاعت اسلام کے کام کے اس مختصر جائزہ سے ظاہر ہے کہ ماضی میں اسلام نے ہر ملک و قوم کے لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کیا ہے۔ ہر مسلمان اپنی حیثیت علم اور درجہ کے مطابق اپنے آپ کو اشاعت اسلام کا ذمہ دار سمجھتا تھا اس کی اپنی ایمانی یا عملی حالت کتنی ہی کمزور کیوں نہ ہو لیکن اس کی روحانی خوشی انتہا کو پہنچ جاتی تھی جب وہ غیر مسلموں کو اسلام میں داخل ہوتا دیکھتا تھا اور یہ خوشی نقطۂ عروج پر اس وقت پہنچتی تھی جب ایسا کام خود اس کے اپنے ہاتھوں سے انجام پاتا تھا امید کی جا سکتی ہے کہ یہ جذبہ اور شوق اس وقت تک ٹھنڈا نہیں ہوگا جب تک کہ وہ سارے لوگ جو اسلام سے باہر ہیں اس فطری دین کی آغوش میں پناہ نہیں لے لیتے!

(باقی)

نام کی تبدیلی!

میں نے اپنا نام تبدیل کر لیا ہے اس لئے آئندہ کے لئے مجھے زاہدہ چوہدری کی بجائے زبیدہ خانم کے نام سے پکارا جائے۔ زبیدہ خانم بنت شیخ نور احمد لیبر سپرنٹنڈنٹ اوکاڑہ

حضرت نواب چوہدری محمد دین صاحب مرحوم کی سیرت کا ایک واقعہ

(مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب شاکر پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت نواب چوہدری محمد دین صاحب ۱۹۱۸-۱۹۱۹ء میں ریاست پونچھ (کشمیر) کے مدار المہام تھے اور میرے والد مولوی نعمت اللہ خان صاحب گوہر وہیں پر اسلامیہ سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ ویسے تو چوہدری صاحب کا عام خاندان سلسلہ احمدیہ سے بیعت تھا مگر خود چوہدری صاحب نے ۱۹۲۱ء میں بیعت کی تاہم اپنے اہل و عیال کی طرف سے جماعتی چندے بڑے باقاعدگی سے والد صاحب کے ذریعہ مرکز میں بھجوایا کرتے تھے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے آپ کے دل میں گہری عقیدت ضرور تھی جیسا کہ مندرجہ ذیل واقعہ سے ثابت ہوگا۔

جنگ عظیم اول کے خاتمہ پر (۱۱ نومبر ۱۹۱۸ء) کو جشن صلح منایا گیا۔ شہر پونچھ میں بھی خوب رونق رہی۔ چوہدری صاحب نے والد صاحب کو ارشاد فرمایا کہ آپ بھی اس موقعہ پر مناسب نظم لکھیں۔ میرے اردو اور فارسی کے استاد جناب چراغ حسن حسرت (جو ان دنوں اسلامیہ سکول میں ملازم تھے اور بعد میں آسمان صحافت پر ستارہ بن کر چمکے) نے بھی ایک قصیدہ لکھا اور مقامی شعراء نے بھی قصائد لکھے۔ والد صاحب کو بہترین قصیدہ لکھنے پر ریاست کی طرف سے کارکردگی کی سند اور ۔/۱۰۰ روپیہ انعام ملا تھا۔ ایک پونچھ کیا ساری ریاست کشمیر میں پیروں کی بڑی مانتا تھا۔ والد صاحب نے قصیدہ میں کشمیری مسلمانوں کی پست حالی کی ایک وجہ ان کی پیر پرستی کو بھی قرار دیا اور لکھا۔

اوڑھتے اور بچھاتے ہیں یہاں پیروں کو — ان کے انفاس سے تسکین ہے دلگیروں کو

اس شعر پر جلسہ میں موجود پیر صاحبان نے ناک بھوں چڑھائی کہ انجمن اسلامیہ کا کارکن ہوتے ہوئے پیروں پر طعنہ زن ہے۔ چنانچہ پونچھ گراؤنڈ میں ایک جلسہ عظیم ہوا۔ چوہدری صاحب صدر تھے۔ انگریز اسسٹنٹ ریذیڈنٹ بھی تھا۔ راجہ سکھدیو سنگھ صاحب بھی موجود تھے۔ والد صاحب نے قصیدہ قیصر بادشاہ جارج پنجم کی مدح میں لکھا تھا مگر بیچ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر بھی لے آئے۔

سب سے بڑھ کر یہ شرف تجھ کو خدا نے بخشا — مملکت میں تری وعدے کا مسیحا آیا
اس نے اس راج میں ایمن کا زمانہ پایا — تیرے اقبال کا پھر اور بھی تارا چمکا
عرش پر جا کے ٹھہرتی ہیں صدائیں اس کی
کام آئیں گی سدا تیرے دعائیں اس کی

اس جلسہ میں قائدین ریاست رؤساء علاقہ اور پونچھ کے سب سے بڑے پیر سید حسام الدین بھی موجود تھے اور وہ انجمن اسلامیہ کے صدر بھی تھے۔ جب اوپر والا بند پڑھا گیا تو پیر حسام الدین کے بلند نشستی اور انجمن اسلامیہ کے خزانچی خواجہ غلام محمد نے اٹھ کر شور مچا دیا کہ جناب ہم نہیں سننا چاہتے یہ تو مرزا غلام احمد کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ اس پر والد صاحب نے پڑھنا بند کر دیا۔

مگر جناب چوہدری صاحب نے اٹھ کر خواجہ غلام محمد کو کہا "آپ خاموشی سے سنیں" اور ساتھ ہی والد صاحب کو کہا کہ "آپ دوبارہ پڑھیں"۔ انہوں نے پھر وہی بند پڑھا۔ پر اب کوئی نہ بولا۔ دو دن بعد انجمن اسلامیہ نے والد صاحب کو ملازمت سے فارغ کر دیا۔

بابرکت دعا

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجاہدین تحریک جدید کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا میں اس کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا کر چکے ہیں کہ۔ اے خدا جو شخص تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی خاص بارش نازل فرما۔ اور آفات اور مصائب سے اسے محفوظ رکھ۔ پس وہ شخص جو اس تحریک (تحریک جدید، جہاد) میں حصہ لے گا اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا سے بھی حصہ ملے گا اور میری دعاؤں میں بھی حصہ دار ہو جائے گا"

ہماری جماعت کے تمام افراد کو ان خصوصی دعاؤں میں حصہ دار بننے کے لئے تحریک جدید کی تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

درخواست دعا

[illegible] احمد صاحبہ ... [illegible] ... ہیں۔ احباب جماعت سے التماس ہے کہ [illegible] دعا فرمائیں۔ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

جملہ امیر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ جہاں پر مجلس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں کے امراء صدر صاحبان کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر اور نائب صدر موصیان کی منظوری کی میعاد ۳۰/۴/۷۲ کو ختم ہو چکی ہے۔ لہٰذا فوری طور پر صدر و نائب صدر موصیان کا مندرجہ ذیل قواعد کے مطابق انتخاب کروا کر مکرم صدر صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوایا جائے۔ تا منظوری نیا انتخاب سابق صدر نائب صدر حسب قواعد اپنے فرائض سرانجام دیتے رہیں گے۔

۱۔ جس جگہ کم از کم دو موصی بھی ہوں وہاں بھی مجلس قائم کی جائے۔

۲۔ انتخاب صدر مجلس موصیان کے لئے کورم ۲/۳ ہے۔ صرف بیمار مسافر اور معذور کا استثناء ہو گا رپورٹ میں حاضرین کی تعداد درج کی جائے۔ بقایادار موصی بھی انتخاب میں رائے دیں گے۔ مگر بطور صدر منتخب نہ ہوں گے۔

۳۔ صدر موصیان کا انتخاب صدر صاحب مجلس کارپرداز ربوہ کے نام بھجوایا جائے۔

۴۔ مستورات کی مجلس موصیات کی صدر صاحبہ نائب صدر کہلائیں گی۔

لہٰذا جہاں پر ممکن ہو صدر موصیان کے ساتھ نائب صدر موصیان کا انتخاب ضرور کروایا جائے ہر دو مجالس کی میٹنگ الگ الگ ہوا کرے گی

ناظر اعلیٰ
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہش ۱۳۴۱ (۱۹۶۹ء) انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انصار اللہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جہاں تک جماعتی بیداری کا تعلق ہے ہم ابھی تک اس بات میں سو فیصدی کامیاب نہیں ہوئے اس اجتماع پر بھی ۳۱۰ مجالس کے نمائندے تشریف لائے ہیں حالانکہ مغربی پاکستان میں اس وقت تک آٹھ سو سے زیادہ مجالس قائم ہیں ہر ضلع کی ہر مجلس کا کم از کم ایک نمائندہ ضرور آنا چاہیئے اس لئے کہ اگر ہماری تنظیم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ جماعت کو ہر طرح بیدار رکھا جائے تو یہ ضروری ہے کہ تمام مجالس بلکہ اگر ہو سکے تو تمام احمدی مرکز سے پختہ تعلق رکھیں۔ مرکز سے پختہ تعلق اس طرح رکھا جا سکتا ہے کہ ایک تو زیادہ سے زیادہ دوست زیادہ سے زیادہ اوقات میں مرکز میں جمع ہوں اپنے دوستوں سے ملیں جو نظام چلانے پر مقرر ہیں ان سے ملیں۔ تبادلہ خیال کریں۔ اپنی مقامی ضروریات اور مشکلات کو ان کے سامنے رکھیں اور باہمی مشورہ سے اگر کسی جگہ کوئی کمزوری پائی جاتی ہو تو اسے دور کرنے کی کوشش کی جاوے۔"

احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں انصار اللہ کے مرکزی اجتماع میں جو اس سال ۱۷-۱۸-۱۹ نبوت/نومبر ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے شمولیت فرمادیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خوشخبری

نئے نلکے لگوانے اور مرمت کروانے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں نیز پائپ، ہر سائز اور دیگر ہر قسم کا سامان نلکہ وغیرہ بارعایت خریدیں

مشتاق سائیکل ورکس رحمت بازار ربوہ

سرمہ حمید

محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ لاہور تحریر فرماتے ہیں۔ سرمہ حمید آنکھوں کے لئے نعمت ہے جس دن سے استعمال کرنا شروع کیا ہے آنکھوں میں [illegible] نہیں رہی اور [illegible] تیز ہو گیا ہے۔ المنار دواخانہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے خاکسار کو ۲؍ ستمبر کو دوسرا پوتا عطا فرمایا ہے جو کہ خاکسار کے بیٹے عزیزم عبدالرحیم انیس کا دوسرا بیٹا اور محترم ملک نصر اللہ خان صاحب آف نیلا گنبد لاہور کا نواسہ ہے نام طاہر احمد تجویز ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نو مولود کو نیک صالح و خادم دین بنائے اور عمر دراز عطا فرمائے آمین۔

عبدالرحیم بخش گلشن پارک مغلپورہ لاہور

انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ اللہ تعالیٰ کا کس قدر احسان ہے کہ اس نے اسلام کی شوکت گذشتہ کو واپس لانے کے لئے ہماری جماعت کو قائم کیا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر بہت بڑا فضل و احسان ہے کہ اس نے فی زمانہ اشاعت اسلام کے لئے ہمیں منتخب فرمایا ہے سو اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکریہ میں ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ تحریک جدید (جس کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچایا جا رہا ہے) کی کل مالی تحریکات میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ (قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم محمود احمد صاحب ولد حکیم زاہد صاحب مرحوم نزد مسجد احمدیہ شورکوٹ شہر ضلع جھنگ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حکیم محمد زاہد صاحب وفات پا چکے ہیں پلاٹ ۱۴/۱ واقع محلہ دار الیمن ربوہ برقبہ ایک کنال مشترکہ طور پر میرے والد حکیم محمد زاہد صاحب مرحوم اور حکیم عبد الرحمن صاحب کے نام الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان ہیں جنہیں پلاٹ مذکورہ بالا میں سے والد صاحب کا حصہ برقبہ ۱۰ مرلہ میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) حاکم بی بی صاحبہ بیوہ (۲) محمد اقبال صاحب (۳) سلیم اختر ہمشیران (۴) عابدہ پروین دختر۔

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ بالا میں سے ۱۰ مرلے میرے نام منتقل کئے جائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ عفیفہ بیگم ۱۱ ستمبر ۱۹۷۲ء کو صبح ۲ بجکر ۱ منٹ پر اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کے خاندان کا سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بہت گہرا تعلق رہا ہے۔ مرحومہ خان بہادر مولوی عبدالحق صاحب (ڈپٹی کمشنر) کی دختر، خان بہادر آصف زمان صاحب کی ہمشیرہ اور حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی ماموں زاد بہن تھیں۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (محمد جلیل القدر ڈرگ کالونی کراچی)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط وکتابت کیا کریں۔

قابل فروخت دکانات

گولبازار ربوہ میں نہایت باموقعہ دکانات معہ رہائشی چوبارہ و خالی سرپلاٹ قابل فروخت ہیں۔ کرایہ کی خاصی آمد کی جائیداد ہے

خواہشمند

احباب بالمشافہ یا بذریعہ خط وکتابت قیمت کا تعین کر لیں۔

کاتب
معرفت چوہدری محمد حسین صاحب
فضل شاپ گولبازار ربوہ

فارمیسی!

پائکنز کیور، پلینر کیور اور استھما کیور وغیرہ پیٹنٹ ادویات کے علاوہ ہومیوپیتھک و بائیوکیمک گولیاں پوٹینسیاں، مدر ٹنکچر اور کٹ بھی ہمارے ہاں دستیاب ہیں۔

ڈاکٹرز ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۶۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترقی کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اپنے اندر محنت اور قربانی کی عادت پیدا کی جائے

کسی قوم کی حالت ترقی پذیر نہیں ہوسکتی جب تک اس قوم کے خواص و عوام میں محنت اور قربانی کی عادت نہ ہو

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

میں جماعت کے نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ان کو اپنے اندر محنت اور قربانی کی عادت پیدا کرنی چاہیئے اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ کسی قوم کی حالت ترقی پذیر نہیں ہوسکتی جب تک اس قوم کے خواص و عوام میں محنت اور قربانی کی عادت نہ ہو۔ دنیا میں قوموں پر کئی شکلوں میں مشکلات اور کئی صورتوں میں ابتلاء آتے رہتے ہیں مگر ان سب کا جواب صرف ایک ہی ہوسکتا ہے اور وہ یہ کہ استقلال اور بہادری سے ان مشکلات کا مقابلہ کیا جائے۔ مگر یہ روح تبھی پیدا ہو سکتی ہے جب نوجوان اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے ان کے مطابق کام بھی کریں۔ یعنی جتنی ذمہ داری ہو اتنا ہی زیادہ کام بھی کیا جائے۔ کیونکہ جب تک اندازے کے مطابق کام نہ کیا جائے وہ کبھی نتیجہ خیز نہیں ہوا کرتا۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کئی دفعہ ایک مثال بیان فرمایا کرتے تھے کہ کسی بھوکے کے منہ میں صرف ایک لقمہ روٹی کا دے دینے سے اس کی بھوک دور نہیں ہوسکتی۔ اور کسی پیاسے کے منہ میں ایک قطرہ پانی ڈال دینے سے اس کی پیاس نہیں رک سکتی۔ یعنی جب تک بھوکے کو اتنی غذا مہیا کی جائے جس سے اس کا پیٹ بھر سکے یا جب تک ایک پیاسے کو اتنا پانی نہ دیا جائے جس کو وہ سیر ہو کر پی سکے اس وقت تک نہ وہ بھوکا اور نہ ہی وہ پیاسا بھوک اور پیاس کی تکلیف دور کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی ان کی صحت قائم یا بحال ہوسکتی ہے۔

یہی حال کام کا بھی ہوتا ہے جتنا بڑا کام ہو اتنی ہی اس کے لئے محنت صرف کی جائے۔ تو وہ ختم کیا جا سکتا ہے ورنہ نہیں۔ اگر کام تو بڑا ہو اور انسان زور تھوڑا لگائے یا محنت کم کرے تو وہ اس کو کبھی سرانجام نہ دے سکے گا جیسا اگر کسی دریا کا کنارہ ٹوٹ جائے تو اگر کوئی شخص اپنی مٹھی سے مٹی ڈالنا شروع کر دے تو خواہ وہ کتنی بھی مٹھیاں مٹی ڈالے مٹی بھی ضائع ہو جائے گی اور دریا کا پانی بھی نہ رک سکے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اس کنارے پر ایک ایک پتھر پھینکنا شروع کر دے تو وہ پتھر پانی کے تیز بہاؤ کے ساتھ ہی بہتے چلے جائیں گے اور سوائے اس کے کہ اس شخص کا وقت ضائع ہو اور کوئی نتیجہ نہ نکل سکے گا۔ البتہ اس کام کے لئے اگر یہ انتظام کر دیا جائے کہ اتنے پتھر اور اتنی مٹی وہاں پھینکی جائے جو پانی کو روک سکیں تو پہلے پانی کا زور ٹوٹنا شروع ہو جائے گا۔ اور پھر آہستہ آہستہ پانی بالکل رک جائے گا۔

... ... پس کام کے مطابق طاقت کو خرچ کیا جائے تو کام ہو سکتا ہے ورنہ دریا کے شکستہ کنارے پر مٹھی سے پھینکنے والا شخص یقیناً پاگل کہلائے گا۔ کیونکہ جب تک کام کے اندازے کے مطابق زور نہ خرچ کیا جائے اس وقت تک صحیح نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔

(مشعل راہ صفحہ ۵۷۵ تا ۵۷۶)

درخواست دعا

میرے والد ماسٹر چراغ الدین صاحب عرصہ دو ماہ سے درد گردہ اور پیٹ درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان دنوں سول ہسپتال لائل پور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ ان کی کامل شفا کے لئے احباب دعا فرما دیں۔

(بشارت احمد ٹیچر ہائی سکول ربوہ)

ایک ضروری یاددہانی

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ادائیگی کا تیسرا مرحلہ ۳۰ نومبر/نبوت کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک ہر وعدہ کنندہ کی طرف سے کم از کم اسی فی صد ادائیگی ضرور ہو جانی چاہیئے۔ امراء صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اس کا خیال رکھیں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب وڑائچ کی وفات

میرے بہنوئی مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب وڑائچ آف سعد اللہ پور گجرات ۱۴ ستمبر بروز جمعرات دن کے ایک بجے میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ عرصہ ۸-۹ ماہ سے پیٹ کے شدید درد میں مبتلا تھے۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق آپ کو کینسر تھا جو بالآخر جان لیوا ثابت ہوا۔ چونکہ آپ موصی تھے اس لئے نعش لاہور سے ربوہ لائی گئی۔ ۱۵ ستمبر کو حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل نے نماز جنازہ پڑھائی اور دعاؤں کے ساتھ انہیں بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۴۶ سال کے قریب تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چار چھوٹے چھوٹے معصوم بچے چھوڑے ہیں۔ بڑے لڑکے کی عمر ۸ سال ہے اور سب سے چھوٹی لڑکی کی عمر ایک سال ہے۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اس عالم جوانی میں باقاعدہ تہجد گزار اور شب بیدار رہنے والے تھے۔

اس المناک وفات پر جماعت احمدیہ لاہور نے محبت، اخلاص اور ایثار کا نمونہ دکھایا جس کے ہم سب ان کے ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بیوہ اور بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔

(محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ شکرگڑھ)

تقریب شادی

مورخہ ۱۶ تبوک مطابق ۱۶ ستمبر بروز ہفتہ مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب درد کے صاحبزادے مکرم مجیب الرحمٰن صاحب درد ایم ایس سی کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح گزشتہ ماہ اپریل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ تسنیم حمید صاحبہ بنت مکرم قاضی عبدالحمید صاحب ایڈووکیٹ سابق ایڈیٹر ڈس رائز کے ساتھ پڑھا تھا۔ بارات ۱۰ بجے صبح ربوہ سے روانہ ہو کر لاہور پہنچی۔ جہاں ۴ بجے شام مکرم قاضی عبدالحمید صاحب کی کوٹھی ۲۵/ا ماڈل ٹاؤن میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس موقع پر مکرم جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے نے اجتماعی دعا کرائی۔

اگلے روز یکم اتوار کی دوپہر کو بیگم صاحبہ مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام ہوا۔ جس میں ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی اور احباب سمیت اس شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔ مستورات میں سیدہ حضرت بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیگر خواتین مبارکہ نے شرکت فرمائی۔ واپس تشریف لے جانے سے قبل حضور نے مستورات میں بھی اجتماعی دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور یہ رشتہ ہر پہلو سے مثمر ثمرات حسنہ ہو۔

ٹائیفائڈ، چیچک اور ہیضہ کے حفاظتی ٹیکے

دواخانہ طبیہ کالج ربوہ میں ٹائیفائڈ، چیچک اور ہیضہ کے حفاظتی ٹیکے لگانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ضرورت مند احباب یہ ٹیکے مفت لگوا سکتے ہیں۔

دواخانہ کے اوقات ۸ تا ۱۲ روزانہ

(انچارج دواخانہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷